سوال

(212) نقد اور ادھار کی قیمت میں فرق

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ایک صورت بازار میں یہ بھی رائج ہے۔ کہ اگر نقد ادائیگی ہوگی تو ریٹ یہ ہوگا اگر ادھار لوگے تو اتنے دام زیادہ ہوں گے۔ کیا نقد ادھار کی قیمت میں فرق کرنا شرعاً جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

شرعی لحاظ سے نقد اور ادھار کی صورت میں کسی چیز کی قیمت کو کم وبیش کرنا جائز ہے۔ بشرط یہ کہ مجلس عقد میں چیز کی مقدار اور ادائے قیمت کی میعاد مقرر کرلی جائے۔ اگرچہ ادھار دینے کی صورتوں میں مختلف مدتوں کے مقابلے میں مختلف قیمتیں مقرر کرلی جائیں لیکن عاقدین کے درمیان عقد بیع کے وقت مختلف مدتوں اور قیمتوں کے درمیان کسی ایک مدت اور قیمت کا تعین ہونا ضروری ہے۔ علامہ شوکانی رحمۃ اللہ علیہ نے ائمہ اربعہ اور جمہور فقہا اور محدثین کا مسلک بایں الفاظ بیان کیا ہے۔ ''کہ خرید وفروخت کے عمومی دلائل کے پیش نظر ادھا بیع میں نقد کی نسبت قیمت زیادہ کرنا جائز ہے۔ بشرط یہ کہ خریدار اور فروخت کار ادھار یا نقد کا قطعی فیصلہ کرکے کسی ایک قیمت پر متفق ہوجائیں۔''(نیل الاوطار: 5/172)

اس بنا پر اگر کہے کہ میں یہ چیز نقد اتنے میں اور ادھار اتنے میں فروخت کرتا ہوں اس کے بعد کسی ایک بھاؤ پر اتفاق کیے بغیر دونوں جدا ہوجائیں تو جہالت ثمن کی وجہ سے یہ بیع ناجائز ہوگی۔ لیکن اگر عاقدین عقد مجلس میں ہی کسی ایک شق اور کسی ایک ثمن پر اتفاق کرلیں تو بیع جائز ہوگی چنانچہ امام ترمذی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں۔

''بعض اہل علم نے حدیث ((بیعتین فی بیعتہ)) کی تشریح بایں الفاظ کی کہ'' بائع مشتری سے کہے کہ میں یہ کپڑا تمھیں نقد دس اور ادھار بیس روپے میں فروخت کرتا ہوں اور کسی ایک بیع پر اتفاق کرکے جدائی نہیں ہوئی لیکن اگر ان دونوں میں سے کسی ایک پر اتفاق ہونے کے بعد جدائی ہوئی تو اس میں حرج نہیں کیوں کہ معاملہ ایک پر طے ہوگیا ہے۔''(جامع ترمذی :کتاب البیوع)

نقد اور ادہار قیمت میں فرق کرنے کے متعلق ہمارا مفصل فتویٰ اہلحدیث مجریہ 7جون 2002ء شمارہ 22میں شائع ہوچکا ہے۔

نوٹ

ہمارے ہاں بعض علماء ادھار کی وجہ سے قیمت میں اضافے کو ناجائز کہتے ہیں ان کا کہنا ہے کہ قیمت میں یہ اضافہ مدت کے عوض میں ہے۔ اور جو اضافہ مدت کے عوض میں ہو وہ سود ہے جسے شریعت نے حرام کیا ہے۔ لیکن یہ اضافہ مدت کا عوض نہیں بلکہ مدت کی وجہ سے ہوتا ہے۔ کیوں کہ ایسا کبھی نہیں ہوتا کہ اس ادھار کی قیمت میں کچھ قیمت تو بیع کی ہو اور کچھ قیمت

اس مدت کی ہو جوعاقدین نے قیمت کی ادائیگی کے لئے طے کی ہے۔ بلکہ بعض مخصوص معاشرتی حالات کے پیش نظر ادھار میں جو سہولت یسر آتی ہے۔ اس کی وجہ سے کچھ اضافہ ہوا ہے۔ آسانی کے پیش نظریوں بھی تعبیر کیا جاسکتا ہے۔ کہ یہاں پر قیمت میں اضافہ ادھار کی وجہ سے ہے ادھار کے عوض میں نہیں ہے۔ تفصیل کے لئے ہمارے فتوے کا مطالعہ کیجئے جس کا اوپر حوالہ دیا گیا ہے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:240